84203 ـ دائمی بیماری سے شفایابی اور فدیہ کی ادائیگی کے بعد روزہ کی قضاء

سوال

معدہ میں زخم (کینسر) کی بنا مجھے کئی برس تك رمضان المبارك کے روزے چھوڑنا پڑے اب میرے علم میں نہیں کہ کتنے رمضان کے روزے نہیں رکھے، میں نے ان روزوں کا فدیہ بھی ادا کیا، الحمد للہ بعد میں مجھے اس بیماری سے شفا حاصل ہو گئی تو کیا میرے ذمہ ان روزوں کی قضاء واجب ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مریض کے لیے رمضان المبارك کے روزے نہ رکھنے مباح کیے ہیں، اور وہ ان کے بدلے دوسرے ایام میں قضاء کریگا، جیسا کہ اللہ سبحانہ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

تو جو بھی تم میں سے اس ماہ مبارك کو پا لے وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

یہ تو اس حالت میں ہے جب مریض کا مرض شفایابی اور زائل ہونے والا ہو، لیکن اگر مرض سے شفایابی کی امید نہ ہو - ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق - تو وہ مریض روزہ نہیں رکھےگا، بلکہ ہر روزہ کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلائیگا.

اس کی تفصیل سوال نمبر (37761) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

جب مریض نے روزہ نہ رکھا اور اس کی بیماری دائمی ہو اس سے شفا کی امید نہ ہو اور اس نے ہر روزہ کے بدلے ایك مسکین کو کھانا بھی کھلا دیا اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے دائمی مرض سے شفایابی نصیب فرما دی تو اس پر ان روزوں کی قضا لازم نہیں آتی؛ کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کی ادائیگی کر دی ہے، اور وہ اس سے بری ہو چکا ہے "

دیکھیں: الانصاف (3 / 285).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب مریض کسی ایسے مرض سے شفایاب ہو جائے جس کے متعلق ڈاکٹر حضرات کا فیصلہ تھا کہ اس سے شفایابی محال ہے، تو اس مریض کو رمضان المبارك کے کچھ ایام بعد اسے شفایابی نصیب ہوئی تو کیا اس سے سابقہ روزوں کی قضاء کا مطالبہ کیا جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب کسی شخص نے حسب عادت یا ماہر اور موثوق ڈاکٹر حضرات کی رپورٹ کی وجہ رمضان کے مکمل یا کچھ روزے دائمی مرض کی بنا پر نہ رکھے تو اس پر ہر ایك روزہ کے بدلہ ایك مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے اور جب وہ ایسا کر لے، اور اللہ تعالی بعد میں اسے شفایابی نصیب کر دے تو جن روزوں کے بدلے اس نے کھانا کھلایا ہے ان کی قضاء اس پر لازم نہیں، کیونکہ وہ روزے کے بدلے کھانا کھلا کر بری الذمہ ہو چکا ہے.

اور جب وہ بری الذمہ ہو چکا ہے تو شفایاب ہونے کے بعد کوئی واجب اس سے محلق نہیں کیا جائیگا، اس کی مثال وہ ہے جو فقہاء کرام نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے عذر کی بنا پر حج کرنے سے عاجز ہو جس عذر کا ختم اور زائل ہونا ممکن نہیں، تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو حج کروائے اور پھر وہ اس عذر سے شفایاب ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج لازم نہیں آتا " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 126).

ان سطور کے آخر میں ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے آپ کو شفایابی و عافیت سے نوازا، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو مزید اپنے فضل و کرم اور احسان سے نوازے.

واللہ اعلم .